ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق!
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ

فاضلِ سیالکوٹی

کی

سوانح حیات

مرتبہ

محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر
کمیٹی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ (رجسٹرڈ) تحصیل بازار سیالکوٹ
(اعوان پرنٹنگ پریس سیالکوٹ)

Marfat.com

قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی قدس سرہ العزیز جن کی سوانح حیات پیشِ خدمت ہے۔ اپنے دور کی بے مثال ہستی ہیں۔ علم وعمل اور زہد و ورع میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ اہالیانِ سیالکوٹ پر آپ کا احسانِ عظیم ہے۔ لیکن آپ کی علمی خدمات سے اہالیانِ سیالکوٹ کی اکثریت ناواقف ہے۔

کمیٹی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ (رجسٹرڈ) تحصیل بازار سیالکوٹ ہر سال آپ کے سالانہ عرس مبارک کا اہتمام کرتی ہے۔ امسال فقیر کو اپنے تئیں احساس ہوا کہ کتابی شکل میں فاضل سیالکوٹی کی سوانح حیات شائع کر کے اہالیانِ سیالکوٹ کو علامہ موصوف کی گراں قدر خدمات اور آپ کے علمی مقام سے روشناس کرایا جائے۔ اور مسجد کمیٹی کی توجہ کو بھی اس طرف مبذول کرایا جس کا انہوں نے بھی اقرار کیا۔ اور اس عرس مبارک پر (جو ۲۵ صفر المظفر ۱۳۹۳ھ بمطابق ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء کو مقبرہ علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ پر منعقد ہوا) تب کتابی شکل میں سوانح حیات شائع کرنے کا پروگرام بنایا۔ پروگرام کے مطابق فقیر نے آپ کے حالات اور سوانح حیات کو ترتیب دینا شروع کیا۔

الحمد للہ رب العالمین! وہ پروگرام عملی شکل میں آپ کے سامنے ہے جزاہم اللہ فی الدارین

اس کتاب کی اشاعت کے جملہ اخراجات مسجد کمیٹی علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ (رجسٹرڈ) تحصیل بازار کے سرپرست الحاج صوفی غلام حیدر صاحب مالک سلطان سپورٹس فیکٹری سیالکوٹ نے برداشت کئے۔ اللہ کریم بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبول فرمائے

Marfat.com

اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین!

خادم العلماء
فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ
۲۴ مارچ ۱۹۷۳ء

مولانا عبدالحکیم علیہ الرحمۃ

از

شاعرِ مشرق ڈاکٹر سر علامہ محمد اقبال مرحوم ایم اے سیالکوٹی
پی ایچ ڈی، بیرسٹر ایٹ لاء لاہور

مولوی عبدالحکیم علیہ الرحمۃ سیالکوٹ کی سرزمین میں پیدا ہوئے۔ جو شاہانِ مغلیہ کے دور میں اسلامی علوم کی ایک مشہور درس گاہ تھی۔ ان کی عالمگیر شہرت آخر شاہجہان تک پہنچی جس نے ان کی قدر افزائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ دربارِ دہلی میں بادشاہ کے اشارہ سے بڑے بڑے معرکۃ الآراء مذہبی و فلسفیانہ مباحث ہوا کرتے تھے۔ جن میں سیالکوٹی فلسفی کی نکتہ آفرینیاں اور موشگافیاں وسطِ ایشیا اور ایران کے حکماء کو محوِ حیرت کیا کرتی تھیں۔

ان کی فلسفیانہ تصانیف میں "سیالکوٹی علی التصورات" ایک مشہور رسالہ ہے

Marfat.com

جو کچھ مدت ہوئی مصر میں شائع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ان کی اور بھی کتابیں ہیں۔ جو اسلامی ممالک میں بہت مقبول اور ہر دلعزیز ہیں۔ توحید باری تعالیٰ پر بھی ان کا ایک خاص رسالہ جو شاہجہان کی فرمائش سے لکھا گیا تھا۔ میری نظر سے گزرا ہے۔ مگر غالباً آج تک شائع نہیں ہوا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ان کے خیالات کا بیشتر حصہ اب تقویم پارینہ ہے۔ لیکن فلسفہ کا مورخ اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔

سیالکوٹ میں ان کی مسجد اور تالاب اب تک ان کی یادگاریں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان کا مزار[لہ] جو تالاب کے قریب ہی واقع ہے۔ نہایت کس مپرسی کی حالت میں اہل سیالکوٹ کی بے حسی اور مردہ دلی کا گلہ گزار ہے۔

۳؍ دسمبر ۱۹۲۴ء

(ماخوذ: تاریخ سیالکوٹ از محمد دین فوق)

لہ شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کی اس دلی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مزار مبارک کو اپنی ہمت کے مطابق انشاء اللہ المولیٰ شایان بنانے کے لئے "علامہ عبدالحکیم اکیڈیمی سیالکوٹ" کی تشکیل کی گئی ہے۔ جس کے عہدیداراں کے نام اس کتابچہ کے ص ۲ پر درج ہیں۔ فقیر کی جملہ اہالیانِ سیالکوٹ سے اپیل ہے کہ مزار شریف کی تعمیر و ترقی کے سلسلہ میں مالی طور پر اکیڈیمی سے معاونت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی روح کو خوش کریں۔

فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ

Marfat.com

حجۃ اللہ علی العالمین - وارث الانبیاء والمرسلین - امام العلماء شیخ الکل -

علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، امّا بعد
علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن ممتاز اور نامور علماء اسلام میں سے ہیں جن کی تحریروں کے سامنے جوہر شناسانِ علم وفضل نے اپنے سروں کو جھکا لیا۔ اور اعلیٰ ترین قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا۔ فضلاء اور علماء نے آپ کی تصانیف کو طالبانِ علم کے درسِ نظامی کے نصاب میں داخل کیا۔ آپ کی جملہ تصانیف مشتاقانِ علم کے لئے بیش بہا تحفہ ہیں۔

پیدائش علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کا وطن سیالکوٹ تھا۔ عہدِ اکبری میں ۹۶۸ھ میں پیدا ہوئے یہیں پرورش پائی اور یہاں پر ہی انتقال ہوا۔

آپ کے والد ماجد کا اسم مبارک شمس الدین تھا۔ مولانا ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے۔ مولانا کی پرورش اور تربیت اسی طرح ہوئی جس طرح غریب والدین کے بیٹوں کی ہوتی ہے۔

اُستاد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے اُستاد ملا کمال الدین علیہ الرحمۃ تھے۔ آپ کشمیر سے ہجرت کرکے سیالکوٹ تشریف لائے۔ اسی لئے کشمیر کی تاریخوں میں مولانا کمال الدین علیہ الرحمۃ کے تفصیلی حالات درج ہیں۔ مولانا کمال الدین علیہ الرحمۃ

Marfat.com

ایک جید عالم تھے ان کو علامہ مشرقین اور معلم الثقلین، محقق اور مدقق کے القاب سے یاد کیا جاتا تھا۔ اسرار الابرار میں مولانا داؤد مشکواتی آپ کے حالات میں لکھتے ہیں۔ ؎

جن و انس اندر تعلّم پیش آں آگاہ بود
بُو رضا ملا کمال الدین ازیں درگاہ بود

آپ کا انتقال جہانگیر کے عہدِ سلطنت میں ۱۰۱۷ھ کو ہوا۔

مسجد میاں وارث، جو کہ کشمیری محلہ میں ابھی تک موجود ہے وہاں حضرت علامہ کمال الدین قدس سرہٗ العزیز نے قرآن و حدیث اور دیگر علوم کا درس جاری کیا۔ وہاں ہی علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ نے تعلیم حاصل کی۔ وہاں درسگاہ میں نہ صرف علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ جیسے علامہ روزگار ہی پڑھتے رہے بلکہ نواب سعد اللہ خاں جو شاہجہان کے وزیراعظم بھی رہے اور امامِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایسی شخصیتیں بھی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔

سلسلہ بیعت علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ مشرب کے لحاظ سے نقشبندی تھے آپ حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ النورانی جو کہ آپ کے ہم سبق تھے کے دستِ حق پرست پر بیعت تھے۔ مجدد الف ثانی کے لقب سے حضرت کو سب سے پہلے آپ نے ہی یاد کیا تھا اور اس کے ثبوت پر دلائل التجدید نامی رسالہ لکھا جس میں آپ نے مجدد الف ثانی کی تجدید الف کے اثبات پر دلائل قاطعہ اور براہین واضحہ درج فرمائے ہیں۔

آفتاب پنجاب علامہ عبد الحکیم فاضل سیالکوٹی کے علم و فضل کا مقام کس قدر بلند تھا۔ ان کی علمی شہرت اور علمی زندگی ہندوستان کے علماء و

Marfat.com

مشائخ اور مورخین میں کس عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی کا اندازہ تواریخ کی اوراق گردانی کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ عرب و عجم میں آپ کا شہرہ ہے۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی نے علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کو آفتاب پنجاب کے مبارک لقب سے نوازا۔

علمی قابلیت اور مغلیہ شہنشاہی میں قبولیت

مغلیہ سلطنت کے شہنشاہ اکبر کے عہد میں علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ اکبر کے عالیشان مدرسہ لاہور میں حکومت کی طرف سے اعلیٰ مدرس کے عہدہ پر فائز تھے۔ ان دنوں آپ کا قیام لاہور میں تھا اسی وجہ سے آپ کو فاضل لاہوری بھی کہا جاتا ہے۔

جہانگیر کے عہدِ حکومت میں ۱۰۱۴ھ کو جہانگیر نے آپ کو مدرسِ اعلیٰ ہونے اور بے مثال علمی قابلیت رکھنے کی بنا پر ایک معقول جاگیر عنایت کی۔ آپ کی ذات جہانگیر کی توجہ خاص کا مرکز تھی جس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ جہانگیر جب لاہور آتا۔ تو مولانا کو ضرور اپنے پاس بلاتا۔۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ہندوستان میں آپ کے پایہ کا کوئی عالم نہیں ہوا۔ آپ کی علمی شہرت کے لحاظ سے علماء ہند دور دور سے آپ سے فتاویٰ طلب کرتے اور آپ کے حلقۂ درس میں داخل ہو کر صاحب علم و فضل ہو کر نکلتے۔ آپ کے فتووں پر کوئی عالم چون و چرا نہیں کرتا تھا۔

جہانگیر کے دورِ حکومت کے بعد شاہجہان کا دور آیا۔ شاہجہان کا ابتدائی دور تھا کہ علامہ عبدالحکیم نور اللہ مرقدہٗ اکبر آباد (آگرہ) کے سرکاری مدرسہ میں جو اکبر کا بنوایا ہوا تھا کے مدرسِ اعلیٰ بنا کر بھیجے گئے۔

Marfat.com

فاضل سیالکوٹی نے شاہجہان کے عہد میں شاہی دربار میں بھی رسائی حاصل کر لی۔ شاہجہان کے عہدِ حکومت میں اجل علمار ہندوستان، ایران، توران، عرب، شام اور افغانستان کے علمار اور اہلِ کمال جن میں میر نواب سعداللہ خاں جو کہ ملکی خدمات پر بھی مامور تھے۔ مصنف آثارِ خیر نے ان کی تعداد بائیس تک بیان کی ہے۔ جن میں بدخشانی۔ بخاری۔ سندھی بھی ہیں مگر قابلیت کے لحاظ سے صرف بلند پایہ کا شرف فاضل سیالکوٹی کو ہی حاصل تھا۔

حدائق الحنفیہ صفحہ ۴۱۲ مطبوعہ نولکشور میں ہے کہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی بڑے عالم، فاضل، فقیہہ، محدث، مفسر خصوصاً علم معقولات طاق یگانۂ آفاق محسود علمائے معقول ہندوستان اور صاحبِ تصانیف عالیہ تھے۔

مولانا میر غلام علی صاحب آزاد بلگرامی آپ کے متعلق لکھتے ہیں کہ علامۂ زماں و افتخار زمانیاں است الحق در جمیع فنون درسی مثل او از زمین ہند برنخاست۔
(مآثر الکرام)

تاریخ سیالکوٹ محمدی کا مصنف لکھتا ہے کہ اکابر علمار فضلار میں ان کا شمار تھا۔ علم کے بحرِ متلاطم اور خدا پرستی و دین پروری کے سراج تھے۔ "روضۃ الادبا" میں ہے کہ آپ علوم عقلیہ و نقلیہ میں یگانۂ زماں اور فہامۂ دوراں ہوئے ہیں۔

محمد دین صاحب فوق لکھتے ہیں کہ علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی علیہ الرحمۃ کا منطق و فلسفہ کی بحث میں پایہ بہت ہی بلند تھا۔ اکبر، جہانگیر اور شاہجہان کے عہد حکومت میں جس قدر علمار و صوفیار، نامور ذی علم اور اہلِ کمال گزرے ہیں سب آپ کا ادب و احترام کرتے تھے۔ آپ کی علمی شہرت و عظمت کے آگے تمام علمار کی

Marfat.com

گئے ہیں ختم تھیں۔" خود شاہانِ عصر بھی آپ کی اور آپ کے سینے میں جو گنجِ علم فراواں تھا اُس کی توقیر کرتے تھے۔

(تاریخ سیالکوٹ از محمد دین فوق ص۴۹)

شاہجہان جب تخت پر بیٹھا تو اُس نے علماء و شعراء کو انعام و عطیات دینے کے لئے ان کی ایک فہرست مرتب کرائی جس میں علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کا نام بھی موجود تھا۔ "آثارِ خیر" نامی کتاب میں ملا عبدالحمید لاہوری نے "شاہجہان نامہ" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انعام کی مقدار بارہ ہزار روپیہ تھی۔

ماثر الکرام میں ہے کہ دو بار بہ زر سنجیدہ شد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ دو مرتبہ سونے کے ساتھ تُلے۔ حدائق الحنفیہ میں مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی لکھتے ہیں کہ شاہجہان نے آپ کو سیالکوٹ میں سوا لاکھ روپیہ کی جاگیر ملی ہوئی تھی۔

(حدائق الحنفیہ ص۴۱۲) آپ شہزادگان کے اُستاد بھی تھے۔

جن والا واقعہ:۔ فاضل سیالکوٹی رحمۃ اللہ القوی کے پاس جنات بھی تعلیم حاصل

ل یہ علماء اور فضلاء ملکی کام بھی کرتے تھے۔ غیر ممالک کے بادشاہوں والیانِ ملک کو حسبِ مراتب حکومت کی طرف سے مراسلے لکھتے تھے۔ شریعتِ اسلامیہ اور علمِ دین کی حفاظت اور اشاعت بھی کرتے تھے۔ یہ انہیں علماء دین کا فیضانِ صحبت کا نتیجہ تھا۔ کہ شاہجہان نے بادشاہ ہو کر کئی غیر شرعی امور مثلاً سجدہ کورنش وغیرہ ترک کرا دیئے۔

(تاریخ سیالکوٹ از محمد دین فوق)

Marfat.com

کرتے تھے۔ ایک روایت جو سیالکوٹ کے ہر فردِ و لبشر اور پنجاب کے اکثر حضرات کو معلوم ہے وہ یہ ہے کہ مولانا کے گھر میں ان کے خاندان سے کوئی عورت بیمار تھی۔ قابل حکماء نے اس بیماری کا علاج تر و تازہ سبز لونگ بتایا۔ اس وقت سبز اور تازہ لونگ ملنا بہت مشکل تھا۔ بایں وجہ مولانا متفکر تھے۔ اس پریشانی کے عالم میں تھے کہ ان کے مدرسہ کا ایک طالب علم شیر دل نامی[1] آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ ان کو متردد اور پشیمان دیکھ کر اس کا سبب پوچھا۔ مولانا نے سبز لونگوں کی ضرورت کا تذکرہ کیا۔ تو آپ کے شاگرد نے عرض کیا کہ حضور فکر نہ کریں۔ انشاء اللہ المولیٰ جس قدر بھی سبز لونگ آپ کو چاہئیں میں تھوڑی دیر میں پیش کر دوں گا۔ چنانچہ وہ گھنٹہ کے بعد حاضر ہوا تو اس نے سبز لونگوں کا درخت جڑ سمیت اٹھایا ہوا تھا۔ جس کے ساتھ سبز لونگ کافی تعداد میں لگے ہوئے تھے۔ لوگ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ مولانا نے وہ لونگ گھر پہنچا دیئے۔ دوسرے وقت علیحدگی میں مولانا نے فرمایا کہ تم جس جنس سے ہو مجھے اس کا علم ہو گیا ہے۔ لہٰذا میری یہ خواہش ہے کہ اب تم مدرسہ سے چلے جاؤ کیونکہ جنات کا انسانوں میں رہنا مناسب نہیں ہے۔

شیر دل نے عرض کیا کہ حضور میں جو کچھ ہوں آپ سے اب پوشیدہ نہیں۔ لیکن آپ کا غلام اور فیض یافتہ ہوں۔ اپنے قدموں سے جدا نہ کیجئے۔ لیکن مولانا نے اجازت نہ دی۔ آخر وہ جن طالب علم زبانِ حال سے یہ

---

[1] تاریخ سیالکوٹ میں محمد دین فوق نے جو کہ ۱۹۲۳ء کی چھپی ہوئی ہے شاگرد کا نام شیر دل لکھا ہے۔ (محمد ضیاء اللہ القادری)

Marfat.com

بہر جا کہ باشم غلام توام

کہہ کر نیز یہ الفاظ مزید کہہ کر کہ اگر زندگی ہے تو ضرور کسی وقت اُستادی کا حق ادا کروں گا ورنہ ما بخیر شما بسلامت رخصت ہو گیا۔

اس واقعہ کو کچھ عرصہ زیادہ نہ گزرا تھا کہ دہلی میں ایک شہزادی سخت بیمار ہو گئی۔ علاج معالجہ سے جب کوئی آرام نہ آیا تو ماہرین نے یہ بتایا کہ کوئی آسیب ہے جس نے شہزادی کو تنگ کیا ہوا ہے۔ بڑے بڑے کامل اور آسیب کے ماہر آئے مگر آسیب دور نہ ہوا۔ جب عامل ناکام ہو گئے تو اُس آسیب نے خود کہا کہ جب تک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی نہ آئیں گے میں یہاں سے نہیں جا سکتا۔ بادشاہ نے صوبہ لاہور کی معرفت بڑے اعزاز سے مولانا کو بلایا۔ جب مولانا نے دہلی کی حدود میں قدم رکھا تو شہزادی کی حالت یکدم رو بصحت ہونے لگی۔ جب وہ دہلی شہر میں تشریف لے آئے تو شہزادی بالکل صحتیاب ہو گئی۔ بادشاہ نے مولانا کو گراں قدر انعام و اکرام دیا۔ اور بہت بڑی جاگیر عطا کی اور مقربین[1] میں شامل کر لیا۔

شاگرد

علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی علیہ الرحمۃ علوم معقول و منقول، منطق، فلسفہ اور دینیات کا وہ مجمع البحرین تھے کہ جن کے چشمۂ فیض سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تشنگانِ علم نے اپنی پیاس بجھائی لیکن افسوس آج جب علامہ سے فیض حاصل کرنے والے شاگردوں کے نام تلاش کئے جاتے ہیں تو سوائے ماثر

---

[1] یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب مغلیہ شہنشاہی میں آپ شاہی مقرب نہ تھے۔
(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

Marfat.com

الکرام کے کسی دوسری کتاب میں نہیں ملتا۔ مآثر الکرام میں چونکہ زیادہ تر بلگرام (لکھنؤ) کے علماء و فضلاء کا تذکرہ ہے۔ اس لیے اس میں مولانا کے دو شاگرد ملا عبدالرحیم اور میر سید اسماعیل بلگرامی کا نام ملتا ہے۔ اور یہ دونوں حضرات بلگرام اور اس کے گرد و نواح کے ہیں ممکن ہے کہ ان حضرات نے فاضل سیالکوٹی علیہ الرحمۃ سے اس دور میں تعلیم حاصل کی ہو۔ جب شاہجہان نے ان کو اپنے ابتدائی دور میں لاہور سے اکبرآباد کے سرکاری مدرسہ میں مدرس اعلےٰ کے منصب پر فائز کیا تھا۔ اکبرآباد (آگرہ) بہ نسبت لاہور کے بلگرام اور اس کے نواحات سے بہت نزدیک ہے۔

فاضل سیالکوٹی نے لاہور سیالکوٹ میں بھی سرکاری اور پرائیویٹ طور پر سلسلہ تدریس جاری رکھا تھا۔ جہاں دور دور سے لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تھے۔ چونکہ پنجاب کے گھر میں علم کی گنگا بہہ رہی تھی اس لیے پنجاب والوں نے یقیناً آپ کی ذات فیض رساں سے عظیم فیض حاصل کیا ہوگا۔ مندرجہ بالا شاگردوں میں سے میر سید اسماعیل بلگرامی سیالکوٹ میں بھی حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور علم دین حاصل کرتے رہے۔

کتب خانہ

علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ فاضل سیالکوٹی کا علم و فضل اور ان کی علمی شہرت و قابلیت کے اندازہ سے ان کے نادر کتب خانہ کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ آپ خود بھی مصنف اور صاحب علم تھے۔ صاحب درس و تدریس تھے کتابوں میں ہی پرورش پائی۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر اور جاگیردار بھی تھے۔ پھر آپ کے پاس کتابوں کا ذخیرہ اور انبار نہ ہوتے تو کس کے پاس ہوتے۔

Marfat.com

افسوس خلف وہ پیدا نکلے جو سلف تھے۔ سلف بنانے کے لئے آئے۔ بایں وجہ اُس کتب خانہ کا جو کہ نہایت ہی عظیم نایاب اور قیمتی تھا نام و نشان نہیں۔

تصانیف امامِ ربانی، مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہٗ الربانی کی اولاد میں سے مولانا ابوالفیض کمال الدین شیخ محمد احسان مجددی علیہ الرحمۃ نے علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ کے انتقال کے ایک سو سال بعد ایک کتاب "روضہ قیومیہ" لکھی۔ اُس کتاب میں اُنہوں نے آپ کی تصانیف کے متعلق لکھا ہے کہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی علماءِ وقت کے بادشاہ اور تصانیفِ عالیہ کے مالک تھے۔ اُنہوں نے ہر علم میں کوئی نہ کوئی کتاب ضرور تصنیف کی ہے۔ جیسے طالب علم تحصیلِ علم کے آخری درجہ میں پڑھتے ہیں۔ اور اُنہوں نے ہر ایک کتاب پر حاشیہ لکھا اور شرح کی ہے۔ جن سے طلباء فوائدِ کثیرہ حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کی شرح اور حواشی بغیر وہ کتاب حل ہی نہیں ہو سکتی۔

آپ نے زیادہ تر منطق و فلسفہ کی ادق ترین عربی کتابوں کے حواشی اور ان کی شرحیں لکھیں۔ فاضل سیالکوٹی نے حضرت قطب الاقطاب فرد الافراد، غوث الاغیاث، سید الاسیاد، شیخ الملک والجن علی الاطلاق سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین جو کہ عربی میں ہے کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔[1] اس ایک کتاب کے علاوہ جملہ کتب آپ کی عربی زبان

---

[1] اس سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کو حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ عقیدت تھی۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

Marfat.com

میں ہیں جو کہ پاک و ہند کے علاوہ مصر و شام اور استنبول وغیرہم بلادِ عرب میں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اور بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ مولانا میر غلام علی صاحب آزاد بلگرامی مآثر الکرام میں آپ کی تصانیف عالیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ تصانیف او در بلادِ عرب و عجم سائر و دائر است۔

مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی حدائق الحنفیہ ص ۴۱۲ پر آپ کی تصانیفِ عالیہ کے مندرجہ ذیل نام لکھے ہیں۔

حاشیہ تفسیر بیضاوی، حاشیہ کتاب مشہور، حاشیہ مقدمات تلویح، حاشیہ مطول، حاشیہ شریفیہ، حاشیہ شرح عقائد تفتازانی، حاشیہ شرح عقائد ملا جلال دوانی، حاشیہ شرح شمسیہ، حاشیہ شرح مطالع، حاشیہ دُرۃ ثمینہ در اثبات واجب تعالیٰ۔ حاشیہ عبد الغفور، حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ، تکملہ عبد الغفور، حاشیہ قطبی، حواشی ہوامش شرح حکمت العین، حاشیہ مراح الارواح، تکملہ عبد الحکیم شرح جامی، حاشیہ شرح مواقف۔ حاشیہ شرح کافیہ، شرح تہذیب محشی، القول المحیط، دلائل التجدید، ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین، سیالکوتی التصورات، حاشیہ خیالی۔

حاشیہ خیالی کے متعلق کسی عالم کا یہ شعر بہت مشہور ہے۔

خیالاتِ خیالی بس عظیم است!
برائے حل او عبد الحکیم است

انتقال اور مزار علامہ عبد الحکیم فاضل سیالکوٹی نور اللہ مرقدہٗ کا انتقال ۱۰۶۷ھ میں سیالکوٹ میں ہوا۔ (تاریخ سیالکوٹ صدری)

Marfat.com

ہیں خواجہ عبدالصمد سیالکوٹی نے آپ کی وفات پر دو تاریخی قطعات درج کئے ہیں۔

بحکم ازل چوں بہ جنت رسید　　شہ معدنِ علم، عبدالحکیم
ندا شد ز دل سالِ ترحیل او　　ولی مخزنِ علم، عبدالحکیم

۶۸　　۱۰ھ

دیگر

چو با حکمِ خدا از فضل جناں شد　　حکیم آں عالمِ دین با مروّت!
بجزاں عارفِ بہشتی ارتحالش　　دوبارہ متقی اجلالِ جنت

۶۸　　۱۰ھ

مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی نے حدائق الحنفیہ میں آپ کی تاریخ وفات شیخ محسن لکھی ہے۔

آپ کا مزار مبارک اپنے عالیشان باغ میں ہے۔ مولانا کے پہلو میں آپ کے فرزند ارجمند مولانا عبداللہ الملقب بہ لبیب کی قبر ہے۔ مولانا کی قبر بالکل بے سایہ ہے۔ سوائے چار دیواری کے کسی مکان یا عمارت کا کوئی نشان نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سکھا شاہی دور میں جس طرح لاہور کی اسلامی عمارتوں پر زوال آیا۔ اسی طرح سیالکوٹ میں شاہجہان طرز کی یہ عمارت بھی بے دردی سے اسلامی جاہ و جلال کے آثار سمجھ کر یا سنگِ مرمر کے طمع کے لئے مٹا دی ہو گی۔ لیکن جو لوگ اپنے نہ مٹنے والے کارناموں کی وجہ سے ثبت است بر جریدۂ عالم کا مصداق ہوں ان کا نام کبھی بھی صفحۂ تاریخ سے نہیں مٹ سکتا۔

Marfat.com

اولاد تاریخوں میں علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے صرف ایک ہی فرزند ارجمند مولانا عبداللہ علیہ الرحمۃ الملقب بہ لبیب کا نام ملتا ہے۔ مولانا عبداللہ علیہ الرحمۃ جس قسم کے نامور اور بے عدیل باپ کے فرزند تھے ویسے ہی قابل اور حقیقی جانشین ثابت ہوئے۔

اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہٖ۔

مولوی فقیر محمد جہلمی نے حدائق الحنفیہ میں آپ کے متعلق لکھا ہے کہ "بڑے عالم فاضل، ماہر متبحر تھے چنانچہ عالمگیر بادشاہ ان کی بڑی عزت کرتا تھا"۔ آپ علوم ظاہری و باطنی میں کامل تھے۔ عہدِ عالمگیری میں آپ کا شمار نامور اور مشہور علماء میں ہوتا تھا۔

روضۂ قیومیہ میں لکھا ہے کہ آپ کی تصانیف بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ تعریج بہ تلریج آپ کا گراں قدر علمی شاہکار ہے۔

مولانا کی تعمیر کردہ عمارتیں شاہجہان کو عمارات کے تعمیر کرنے کا خاص اشتیاق تھا۔ لاہور، آگرہ، دہلی، کشمیر اور دیگر مقامات پر اب تک عہدِ شاہجہانی کے کھنڈرات اس بات کا ثبوت دے رہے ہیں کہ یہ ٹوٹی پھوٹی دیواریں اور یہ شکستہ عمارات

لہ علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے خاندان سے اس وقت محمد صابر صاحب اور محمد شاکر صاحب بقیدِ حیات ہیں جو کہ علامہ عبدالحکیم اکیڈمی سے مکمل طور پہ تعاون فرما رہے ہیں۔ جزاہما اللہ۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ)

Marfat.com

عالیشان محلات و تعمیرات کا نشان ہیں۔

بادشاہ کی دیکھا دیکھی امراء، وزراء بھی عالیشان عمارتیں اور باغات تعمیر کرتے تھے۔ علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ ہر چند طبقہ علماء میں تھے لیکن حشمت و تموّل اور معقول جاگیر کی وجہ سے امراء ذیشان کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ نے بھی اپنے سیالکوٹ میں کئی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ جن میں عالیشان ذاتی حویلی کے علاوہ بعض مکانات ایسے بھی تھے جو رفاہِ عام کے لئے وقف تھے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جامع مسجد و مدرسہ علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ

یہ عالیشان مسجد اب تک سیالکوٹ میں موجود ہے جو تحصیل بازار میں ہے۔ اس مسجد میں علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کا مشہور مدرسہ بھی تھا۔ جس کی شہرت ہندوستان اور بیرونی ممالک میں بھی تھی۔ مدرسہ سے صدہا طلبہ دستارِ فضیلت حاصل کرکے فارغ التحصیل ہو کر نکلتے تھے۔ مولانا کے مدرسہ میں نادار طلبہ کے علاوہ مقامی اور بیرونی طلبہ بھی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

طلبہ کے لئے لباس، خوراک اور اقامت کی تمام سہولتوں کا نہایت عمدہ انتظام تھا۔

مسجد کے اندر حسب ذیل عبارت لکھی ہوئی ہے۔

فاریخ ہذا۔ المسجد من بانیہ۔ له البیت فی الجنۃ

۱۰۵۲ھ

دوسرے فقرہ سے مسجد کی بنیاد کا سال ۱۰۵۲ھ نکلتا ہے۔
کیونکہ مسجد کے ساتھ ہی مدرسہ تھا۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس سنہ میں آپ نے مدرسہ بھی جاری کیا۔ یہ مسجد سیالکوٹ کے محلہ میانہ پورہ میں ہے۔ اس محلہ میں مولانا کے رہائشی مکانات بھی تھے۔ جن میں سے اب کسی کا نام و نشان نہیں۔ میانہ پنجابی میں مسجد کے مولوی کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہاں مدرسہ اور مولانا کی رہائش کی وجہ سے اکثر طالبانِ علم اور درویش ملا لوگ رہتے تھے۔ اس لئے اس جگہ کا نام ہی میانہ پورہ مشہور ہو گیا۔ اور یہ نام فاضل سیالکوٹی علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے زمانہ سے چلتا آتا ہے۔

عید گاہ

علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ نے ایک عالیشان اور وسیع و عریض عید گاہ تعمیر کرائی۔ جس کے چاروں طرف بلند اور چونہ گچ عمارت تھی۔ عیدگاہ کا دروازہ اور اس کی پیشانی اس قسم کے نقش و نگار اور خوبصورت بیل بوٹوں سے آراستہ تھی۔ جس طرح لاہور کی مسجد وزیر خاں وغیرہ کے دروازوں کی پیشانیاں اب تک منقش نظر آ رہی ہیں۔ عیدگاہ کے چاروں دروازوں پر نہایت ہی بلند مینار تھے۔
عیدگاہ کا صحن اس قدر وسیع ہے کہ اس میں ہزاروں آدمی بآسانی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

تاداب

فاضل سیالکوٹی غرباء کی امداد کئی طریقوں سے کرتے تھے۔ طلبہ کے اخراجات برداشت کرکے علم جیسی لازوال نعمت کے درس و تدریس [illegible] انجام دیتے تھے۔ نقد و جنس کی مدد سے مالامال کرتے تھے۔

Marfat.com

جب کبھی قحط پڑتا تھا تو مفلوک الحال لوگوں کی تعداد حد و شمار سے زائد ہو جاتی تھی۔ تو ان کی مدد معاش کے لئے تعمیرات کا کام جاری کر دیتے تھے۔ چنانچہ ان کی بہت سی تعمیرات اُن کی فیاضیوں، اور غربا پروری کا ایک بہانہ تھیں۔ انہی میں ان کا وسیع وعمیق اور عالیشان تالاب بھی ہے۔ جو کہ مسجد سے کچھ فاصلہ پر ہے۔ جہاں آج کل واپڈا کا محکمہ ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تالاب لاکھوں روپیہ کی لاگت سے بنا تھا۔ جس میں دریائے چناب سے ایک نہر آتی تھی۔

حمام و مسافر خانہ

فخرِ پنجاب علامہ عبدالحکیم نور اللہ مرقدہٗ نے تالاب کے متصل ہی ایک حمام اور مسافر خانہ تعمیر کرایا تھا۔

یہ عالیشان عمارتیں جو کہ سیالکوٹ کی عظمت و شہرت کا باعث تھیں۔ در و دیوار شکستہ سی صورت میں ابتدائے عہدِ انگریزی تک موجود تھیں۔ ۱۲۷۵ھ میں سرکارِ انگریزی نے دیواروں کو گرا کر اس جگہ ہسپتال بنایا۔ جس کو اب پرانا سول ہسپتال کہا جاتا ہے۔

باغ

تالاب سے مغرب کی طرف علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ نے ایک وسیع اور دلکش باغ تعمیر کرایا۔ جس کے چاروں طرف ایک بلند فصیل پختہ باغ کی حفاظت کے لئے بنوائی۔ باغ میں پھل دار اور پھولدار درخت ہر قسم کے موجود تھے۔ سیر و سیاحت کی ہر ایک کو اجازت تھی۔ مگر پھلدار درختوں سے پھل فروٹ کھانے کی صرف طلبہ اور مسافروں کو اجازت تھی۔

کیسا حسین منظر اس وقت ہوگا جب باغ میں نہریں چل رہی ہوں گی۔

Marfat.com

ہر کیاری پھولوں سے لدی ہوگی۔ مولانا طالب علموں کے جھرمٹ میں باغ میں تشریف لاتے ہوں گے۔ اور باغ باغ ہوتے ہوں گے۔ انہیں سنگِ مرمر، سنگِ سیاہ، سنگِ زرد، سنگِ احمر اپنی اپنی بہار دکھاتے ہوں گے۔ افسوس نہ اب باغ ہے نہ فصیل نہ کوئی بارہ دری۔

Marfat.com

علامہ عبدالحکیم اکیڈیمی سیالکوٹ

محترم سردار محمد صاحب جو کہ کمیٹی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار کے سیکرٹری ہیں۔ روزانہ علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے مزار پُرانوار پر حاضری دیتے ہیں۔ ان کے دل میں علامہ عبدالحکیم کے مزار پُرانوار پر مقبرہ تعمیر کرنے کا خیال آیا۔ اس خیال کا چند احباب سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے بھی سراہا۔ اور ایک اجلاس بلانے کا مشورہ دیا۔

مشورہ کے مطابق اجلاس بلایا گیا۔ جس میں علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے خاندان سے محترم محمد صابر صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اجلاس میں علامہ عبدالحکیم اکیڈمی کی تشکیل دی گئی۔ جس کی سرپرستی

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر علامہ حافظ محمد عالم صاحب
خطیب جامع مسجد دہ دروازہ سیالکوٹ

مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

محترم جناب صوفی غلام حیدر صاحب
مالک سلطان سوپ فیکٹری سیالکوٹ

Marfat.com

محترم جناب بابو محمد اسماعیل صاحب
صدر مسجد کمیٹی علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

جناب عبدالسلام صاحب بٹ ایڈووکیٹ
محلہ ملا کمال الدین علیہ الرحمۃ سیالکوٹ

نے قبول فرمائی۔

اکیڈمی کے عہدیداران کا چناؤ کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب بالاتفاق منتخب ہوئے۔

صدر : حاجی عبدالرشید صاحب کلاتھ مرچنٹ بازار کلاں۔
نائب صدر : حاجی مرزا محمد جمیل صاحب گرین ووڈ سٹریٹ۔
نائب صدر : حاجی عبدالعزیز صاحب گندم منڈی۔
سیکرٹری : صوفی بشیر احمد صاحب منہاس ڈاکٹر نذیر جیکل۔
نائب سیکرٹری : محترم سردار محمد صاحب میانہ پورہ
خازن : حاجی محمد شفیع صاحب نہال چند سٹریٹ۔

مجلس عاملہ : حاجی اللہ دتہ صاحب انصاری محلہ بجلی گھر۔ خواجہ ہدایت اللہ صاحب محلہ اراضی یعقوب، ملک محمد خالد صاحب، نیکا پورہ، محمد شریف صاحب محلہ شاہ سیدال، شیخ نور حسین صاحب محلہ رنگپورہ، بابو فقیر محمد صاحب کریم پورہ، خواجہ اللہ رکھا صاحب تحصیل بازار، چوہدری محمد منیر صاحب نشیر فروش تحصیل بازار، ممتاز احمد صاحب بھٹی رنگ پورہ،

Marfat.com

مرزا محمد عبداللہ صاحب براس میانہ پورہ، قاری عبداللطیف صاحب پل ایک ملک محمد ابراہیم صاحب ٹبہ گلے زئیاں، حاجی محمد شریف صاحب نقشبندی بیکری والے دودروازہ، حاجی فضل دین صاحب محلہ بجلی گھر، صوفی برکت علی صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انجینیئر دودروازہ۔ حاجی عبداللطیف صاحب کھوکھر مجاہد روڈ، چوہدری عبداللطیف صاحب گھمن ریلوے روڈ، چوہدری معراج دین صاحب معراج ہوٹل والے، سیٹھ عبدالغنی صاحب محلہ رامتلائی، حاجی محمد انور صاحب مجاہد روڈ، چوہدری اللہ غنی صاحب فروٹ منڈی، شیخ اللہ رکھا صاحب سونی میانہ پورہ۔ جناب عبدالغنی صاحب بٹ محلہ بجلی گھر۔

اپیل

جملہ احباب کی خدمت میں اپیل ہے کہ حضرت علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے مزار پُرانوار پر مقبرہ تعمیر کرنے کے لئے علامہ عبدالحکیم اکیڈیمی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ اور مجلس عاملہ میں اپنا نام درج کرائیں۔ اللہ کریم بجاہ النبی الکریم العلیم القسیم الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اس نیک کام کو اپنے فضل و کرم سے پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

آمین ثم آمین

سوانح حیات
علّامہ عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ
مع
تاریخ سیالکوٹ ومشاہیر سیالکوٹ

از

محمد دین فوق ایڈیٹر اخبار کشمیری لاہور

اس کتاب میں شہر سیالکوٹ کی تاریخ اور علامہ عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی کی مکمل سوانح حیات، ان کی علمی زندگی اور کارناموں کا تذکرہ درج ہے۔ فاضل سیالکوٹی کے علاوہ سیالکوٹ کے دیگر مشاہیر کے حالات بھی تفصیلاً درج ہیں۔ یہ کتاب خاص و عام سب کے لئے قابل مطالعہ ہے۔

یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی، اس کے بعد شائع نہ ہو سکی جس کی وجہ سے یہ مشہور کتاب نایاب تھی۔ الحمدللہ اس کتاب کو دوبارہ شائع کرنے کی سعادت قادری کتب خانہ کو حاصل ہوئی ہے۔

کتابت عمدہ ——— کاغذ سفید

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم
تحصیل بازار
سیالکوٹ

Marfat.com